ہماری یونیورسٹیاں اور اسلامی تہذیب وتمدن

امام خمینی

امام خمینی اپنے ملک کی یونیورسٹیوں کو اسلامی تربیت کے اہم مراکز کے طور پر فروغ دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے طلبا سے ایک خطاب میں یونیورسٹیوں کو اسلامی طرز پر ڈھالنے اور انہیں اسلامی تہذیب واخلاق کا مرکز بنانے پر زور دیا تھا۔ تاکہ آنے والی نسلیں اسلامی قدروں کے ساتھ زندگی کے میدان میں قدم رکھ سکیں۔ ذیل میں ان کی تقریر کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے:

ملت اسلامیہ عالم بالخصوص ملت ایران پر سلام، ان معظم اساتذہ اور نوجوان طالب علموں پر سلام جو اسلام کے لئے ایک بہادر و جانباز سپاہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سردست میں آپ لوگوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یونیورسٹیوں کی اصلاح سے ہماری مراد کیا ہے؟ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ یونیورسٹیوں کی اصلاح کا مطالبہ کرنے والے اور انہیں اسلامی بنانے کا مطالبہ کرنے والے علم کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مثلاً علم ہندسہ ایک اسلامی علم ہے یا ایک غیر اسلامی علم طبیعیات کی بھی گویا دو قسمیں ہیں: ایک اسلامی اور ایک غیر اسلامی۔ اسی خیال کے تحت ان لوگوں نے اعتراض اور مخالفت کی آواز بلند کرتے ہوئے کہا کہ علم اسلامی اور غیر اسلامی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ یونیورسٹیوں کو اسلامی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان درس گاہوں میں علم فقہ وعلم تفسیر اور علم اصول کی تعلیم دی جائے گی، یعنی قدیم مدارس میں جو چیزیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اب یونیورسٹیوں میں بھی انہیں چیزوں کی تعلم دی جائے گی۔ یہ ایسی غلطیاں ہیں جو بعض لوگ خود کرتے ہیں یا اپنے آپ کو ان غلطیوں کا شکار بنادیتے ہیں۔ ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ دراصل یہ ہے کہ ہماری ونیورسٹیاں سامراجی یونیورسٹیاں ہیں اور ہماری یونیورسٹیاں ان لوگوں کی تعلیم وتربیت کرتی ہیں، جو مغرب زدہ ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو مغربی تہذیب وتمدن کا دلدادہ بنارہی ہیں۔ ہم فقط یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں ایسی نہیں ہیں جو ہماری ضرورت کے مطابق نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیتی ہوں۔ ہماری یہ یونیورسٹیاں گزشتہ پچاس سال سے بظاہر تعلیم وتربیت میں مصروف ہیں اور قومی بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ ان یونیورسٹیوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور بجٹ کی یہ رقم محنت کش عوام کے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے، لیکن اتنی طویل مدت گزارنے کے بعد بھی

ہم یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے کسی مضمون میں خود کفیل نہیں ہو سکے ہیں۔ پچاس سال گزرنے کے بعد بھی اگر آج ہم کسی مریض کا علاج کرانا چاہتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اس مریض کو برطانیہ لے جانا چاہیئے۔ پچاس سال سے ہمارے ملک میں یونیورسٹیاں تعلیم وتعلم کے کام میں لگی ہوئی ہیں، لیکن آج بھی ہمارے ملک میں مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔ ہمارے یہاں یونیورسٹیاں تو تھیں اور آج بھی ہیں لیکن ملک وملت کے ہر ضروری کام کے لئے ہم مغرب کے محتاج ہیں۔ پس ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی پیدا ہونی چاہئے اور ہماری یونیورسٹیوں کو اسلامی ہونا چاہیئے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں فقط اسلامی علوم کی تعلیم دی جانی چاہئے اور نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر علم کی دو قسمیں ہیں: ایک اسلامی اور دوسری غیر اسلامی، بلکہ ہم یہ کہیں ہیں کہ گزشتہ پچاس سال کے دوران ان یونیورسٹیوں نے جو خدمت انجام دی ہے اسے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں اس سرزمین کے نواجوانوں کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں تبلیغاتی جنگ (Propaganada War) کے میدان میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان علم حاصل کرنے کے بعد بھی تربیت حاصل نہیں کر پاتے اور اسلامی تربیت سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں لوگ فقط ڈگری حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں ملک وملت کی ضرورت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنی راہ وروش کا تعین کریں اور قوم کے اس سرمایہ کو تباہی وبربادی کی طرف نہ جانے دیں۔ اگر ان کی طاقت برباد ہوگئی ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہماری طاقت بھی ختم ہوگئی یا ان نوجوانوں کو بیرونی طاقتوں کی غلامی میں دے دیا۔ جہاں تک نوعیت کا سوال ہے ہمارے معلم اسلامی نہیں ہیں۔ ان لوگوں نے تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ پس ہماری یونیورسٹیوں سے ڈگری حاصل کرنے والے یہ صلاحیت بھی نہیں رکھتے کہ وہ ملک وملت کی فلاح وبہبود کے لئے کام کریں بلکہ ان کی حتی الامکان کوشش یہ ہوتی ہے کہ ذاتی مفاد ومصالح کا خیال رکھیں جب ہم ان یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ یونیورسٹیاں ملک وملت کی ضرورت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے کام کریں اور اغیار واجانب کے بجائے ملک وملت کی خدمت میں سرگرم رہیں۔ ہمارے اسکولوں اور ہماری یونیورسٹیوں کے اکثر اساتذہ

مغربی سامراج کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور ہمارے نوجوانوں میں بے راہ روی پیدا کرنے میں مصروف ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو فاسد کاموں کی طرف راغب کررہے ہیں۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ہم جدید علوم کے خواہاں نہیں ہیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ہر علم کی دو قسمیں ہوتی ہیں جبکہ بعض حضرات اس موضوع پر بحث ومباحثہ میں لگے رہتے ہیں چاہے وہ عمداً کام کرتے ہوں یا انجانے میں۔ دونوں ہی صورتوں میں اس موضوع پر بحث بے سود ہے۔ ہم تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہماری یونیورسٹیوں میں اسلامی اخلاق ہوتا تو یہ مہلک وخطرناک لڑائیاں نہ ہوتیں۔ یہ جھگڑے فساد محض اس وجہ سے ہیں کہ لوگ اسلام سے ناواقف ہیں اور ان کی از سرنو تربیت بالکل نہیں ہے۔ پس یونیورسٹیوں میں بنیادی تبدیلی ہونی چاہئے اور ان کی از سرنو تعمیر کی جانی چاہئے تاکہ ہمارے نوجوانوں کی اسلامی تربیت ہوسکے۔ کہ اگر ہمارے یہ نوجوان اسلامی تربیت کے سایہ میں علم حاصل کریں اور انہیں مغربی تربیت نہ دیں اور یہ بھی نہ ہو کہ ایک گروہ انہیں مغربی تربیت کی طرف گھسیٹے، ایک گروہ مشرق کی طرف اور ایک جماعت ان نوجوانوں کو ان لوگوں کی طرف لے جانے کی کوشش کرے جو ہمارے اوپر اقتصادی پابندیاں عائد کئے ہوئے ہیں اور ہمارے اردگرد اقتصادی ناکہ بندی کا حصار کھینچ دیا ہے۔ ہماری یونیورسٹیوں کا ایک گروہ ان کی مدد کے لئے آمادہ ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ملت ایران مغرب کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی تو ہمارے نوجوان طالب علموں کو بھی چاہئے کہ مغرب کے خلاف کمر بستہ ہوجائیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ہماری قوم کمیونسٹوں کے مقابلے کے لئے کھڑی ہو جائے تو یونیورسٹی کے طالب علموں کو بھی کمیونسٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے جبکہ اپنی سادہ لوحی اور باطل تربیت کی وجہ سے ان طالب علموں نے کچھ اساتذہ کو پسند کرلیا پس آج ہم ایک آزاد یونیورسٹی تشکیل دینا چاہتے ہیں اور اس میں بنیادی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ یونیورسٹیاں آزاد ہوجائیں اور مغرب سے ان کا کوئی تعلق نہ رہے اور یہ کمیونزم اور مارکسزم سے وابستہ نہ رہیں تو یہ طالب علم گروپ بنیاد اور محاذ آرائی کرنے لگتے ہیں۔ اس دلیل کی بنیاد پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی یونیورسٹیاں نہیں ہیں جو اسلامی ہوں اور اسلامی تعلیمات کے سایہ میں ہمارے نوجوانوں کی تربیت کریں۔ نیز یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے نوجوان کی صحیح تربیت نہیں ہوئی اور دوسری طرف وہ علم حاصل کرنے میں بھی دلچسپی نہیں رکھتے۔ وہ ساری عمر نعرہ بازی اور جھوٹے وبے بنیاد پروپگنڈے میں بسر کردیتے ہیں، کبھی روس کی طرفداری کرتے ہیں تو کبھی امریکہ کی طرف داری

کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجون آزاد ہوکر اپنے اعمال کا محاسبہ کریں۔ اپنی لازمی ضرورتوں کے بارے میں خود ہی غوروفکر کریں اورمشرقی یا مغربی بلاک سے وابستہ نہ ہوں۔ ہم آج امریکہ کے خلاف نبرد آزمائی میں مصروف ہیں۔ ہمارا مقابلہ دنیا کی ایک بڑی طاقت سے ہے۔ پس ایسے حالات میں ان نوجوانوں کو بھی امریکی سامراج کے مقابلے کے لئے پوری طرح کمربستہ ہوجانا چاہئے۔ ہم یونیورسٹیوں کو ایسا بنادینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان خود اپنے اور اپنی ملت کے لئے کام کریں۔ در اصل یہ لوگ دور بیٹھ کر فتنہ آمیز بات کیا کرتے ہیں او ر یہ سمجھتے ہیں کہ انقلابی کاؤنسل کے اراکین یونیورسٹیوں کو اسلامی بنانے کا مطلب نہیں جانتے ہیں ۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہرعلم کی دوقسمیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک اسلامی علم ہندسہ اور ایک غیر اسلامی ہندسہ۔ انہیں یہ نہیں معلوم کہ انقلابی کاؤنسل کے بعض ممبران ڈاکٹریٹ کرچکے ہیں اور بعض مجتہدین ہیں۔ کیا ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ اسلامی علوم ومعارف کی تعلیم مدارس میں ہوتی ہے اور یونیورسٹیوں میں دیگر علوم کی تعلیم دی جاتی ہے؟ لیکن یونیورسٹیوں کا اسلامی ہونا لازمی ہے تاکہ اس جگہ جوعلم حاصل کیا جارہا ہے وہ ملک وقوم کی تقویت اور ملت کی ضرورتوں کے مطابق ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹیوں میں آج جوتعلیم دی جارہی ہے اس کے نتیجے میں ہمارے نوجوان کوکمیونزم کی طرف گھسیٹا جارہا ہے ہے یا انہیں مغربی تہذیب کا دلدادہ بنایا جارہا ہے جبکہ ایسا ہرگزنہیں ہونا چاہئے ۔ہم یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی کے اساتذہ ہمارے نوجوانوں کوصحیح تعلیم نہیں حاصل کرنے دیتے اور ان کی ترقی میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ اساتذہ مغرب کے غلام ہیں اسی وجہ سے ہم لوگوں کو ہر شعبہ حیات میں مغرب کا محتاج بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

یونیورسٹیوں کے اسلامی ہونے کا مطلب استقلال اورمکمل آزادی ہے۔

یونیورسٹیوں کے اسلامی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کومشرق ومغرب کے سامنے سرجھکانے کی نوبت نہ آئے بلکہ انہیں مکمل استقلال وآزادی حاصل ہوجائے۔ یہ خود کومشرق ومغرب سے علیحدہ کرلیں اور ہم لوگ ایک آزادمملکت ،ایک آزاد یونیورسٹی ایک آزاد ملک اورایک آزاد وغیرہ وابستہ تہذیب وتمدن سے مالامال ہوجائیں۔

عزیز انِ من ! ہم سامراجی یونیورسٹی سے ڈرتے ہیں اور ہم اس یونیورسٹی سے خوفزدہ ہیں جو

ہمارے نوجوانوں کی تربیت اس طرح کرتی ہے کہ وہ مغرب کی غلامی کو باعث عزت وشرف سمجھنے لگتے ہیں اور ہم ایسی یونیورسٹی سے ڈرتے ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو کمیونسٹ بنادیتی ہیں اور وہ ملک وملت کی خدمت کے بجائے کمیونزم کی غلامی میں مصروف ہو جاتے ہیں ۔ہم ایسی یونیورسٹی نہیں چاہتے ہیں جو اپنے تربیت یافتہ لوگوں میں اتنی صلاحیت بھی نہ پیدا کرسکے کہ وہ یہ بھی نہ سمجھ سکیں کہ یونیورسٹی کی آزادی اور اسلامیت کا مفہوم کیا ہے۔

میں صدر جمہوریہ ایران اور اعلیٰ انقلابی کاؤنسل کی جانب سے پیش کی جانے والی اس تجویز کی بھرپور تائید کرتا ہوں جس کے ذریعہ ہم لوگ یونیورسٹیوں کی آزادی اور اسلامیت کی حفاظت کرسکیں۔ میں بارگاہ خداوندی میں ملت اسلامیہ بالخصوص مسلمان نوجوانوں کی سعادت کا طالب ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تجویز کے مطابق یونیورسٹیوں کومخرب عناصر کے وجود سے پاک کردیا جائے گا اور صحیح وسالم اور اسلامی اخلاق واسلامی تہذیب وتمدن پر مبنی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں آجائے گا۔

والسّلام علیکم ورحمة اللّٰہ وربرکاتہ

مورخہ ۲۱راپریل ۱۹۸۰